عید میلاد النبی کے موقع پرتقسیم کردہ کھانے کا حکم؟

حكم أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

(أردو-الأردية-urdu)

محمد صالح المنجد

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

حكم أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

محمد صالح المنجد

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

1430هـ - 2009م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کے کھانے کا حکم

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے سلسلہ میں تقسیم کردہ اشیاء اورکھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں؟

کچھ لوگ اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابولہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد میں لونڈی آزاد کی تواللہ تعالی نے اس روزاسکے عذاب میں کمی کردی؟

الحمد للہ:

اولاً:

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلاد النبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، صحابہ کرام اور تابعین عظام حتی کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنےدین میں اس دن کو جانتے تك نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اورہر جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہےہیں.

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (١٠٠٧٠) اور (١٣٨١٠) اور (٧٠٣١٧).

دوم:

اس بنا پر جو اعمال بھی لوگ اس دن کے ساتھ خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعی اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلا جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسےاعمال.

شیخ فوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب " البیان لاخطاء بعض الکتاب " میں بیان کرتے ہیں: کتاب و سنت میں اللہ تعالی کی شریعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور دین اسلام میں بدعات ایجاد کرنے سے باز رہنے کے بارے میں جو کچھ وارد ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:¼ قُلْ قِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ « [آل عمران: ٣١]

"کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی و اتباع کرو، اللہ تعالی تم سے محبت کرنے لگے گا، اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا"

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے: ¼ اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ« [الأعراف:٣]

"جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اتباع اور پیروی کرو، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع و پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو"

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی کچھ اس طرح ہے: ¼وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ «[الأنعام:١٥٣]

"اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اسی کی پیروی کرو، اور اسی پر چلو، اس کے علاوہ دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کردیں گے"

اور حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ سب سے سچی بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر ہدایت و راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور اس دین میں بدعات کی ایجاد ہے"

اور ایك دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٢٦٩٧) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٧١٨)

اور مسلم شریف میں روایت میں ہے کہ:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں.

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں.

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص و سرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کےلیے پکارتےہیں.

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشك و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے.

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملك المظفر ابو سعید کوکپوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی
کےشروع میں اربل کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مؤرخین مثلا ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے.

اور ابو شامہ کہتے ہیں:

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایك مشہور صالح تھا، اور اربل کے بادشاہ نے اس کی پیروی میں یہ جشن منایا تھا.

دیکھیں: البیان لاخطاء بعض الکتاب (٢٦٨ - ٢٧٠).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابو سعید کوکپوری کے ترجمہ میں کہتے ہیں:

" یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی کا بہت بڑا جشن منایا کرتا تھا...

پھر كہتے ہيں: سبط كا كہنا ہے: مظفر كے جشن ميلاد النبى ميں حاضر ہونے والوں ميں سے ايك كا بيان ہے كہ: اس جشن اور كھانے ميں ملك مظفر پانچ ہزار بكرے اور دس ہزار مرغياں بھون كر اور ايك لاكھ زبديہ اور تيس ہزار حلوے كى پليٹيں پيش كرتا....

يہاں تك كہتے ہيں:

اور صوفيوں كے ليے ظہر سے فجر تك محفل سماع قائم كرتا اور ان كے ساتھ خود بھى رقص كرتا تھا " اھـ

ديكھيں: البداية والنهايةلابن كثير (١٣ / ١٣٧).

اور " وفيات الاعيان " ميں ابن خلكان كہتے ہيں:

اور جب صفر شروع ہوتا تو وہ ان قبوں كو بيش قيمت اشياء سے مزين كرتے، اور ہر قبہ ميں مختلف قسم كے گروپ بيٹھ جاتے، ايك گروپ گانے والوں كا، اور ايك گروپ كھيل تماشہ كرنے والوں كا، ان قبوں ميں سے كوئى بھى قبہ خالى نہ رہنے ديتے، بلكہ اس ميں وہ گروپ ترتيب دئے ہوتےتھے.

اور اس دوران لوگوں كے كام كاج بند ہوتے، اور صرف ان قبوں اور خيموں ميں جا كر گھومنے پھرنے كے علاوہ كوئى اور كام نہ كرتے...

اس كے بعد وہ يہاں تك كہتے ہيں:

اور جب جشن ميلاد ميں ايك يا دو روز باقى رہتے تو اونٹ، گائے، اور بكرياں وغيرہ كى بہت زيادہ تعداد باہر نكالتے جن كا وصف بيان سے باہر ہے، اور جتنے ڈھول، اور گانے بجانے، اور كھيل تماشے كے آلات اس كے پاس تھے وہ سب ان كے ساتھ لا كر انہيں ميدان ميں لے آتے...

اس كے بعد يہ كہتے ہيں:

اور جب ميلاد كى رات ہوتى تو قلعہ ميں نماز مغرب كے بعد محفل سماع منعقد كرتا. ديكھيں: وفيات الاعيان لابن خلكان (٣ / ٢٧٤).

تو پھر اس دن بدعتى لوگ جو سب سے بڑا كام كرتے ہيں اور اس كا احياء كرتے ہيں وہ مختلف قسم كے كھانے پكا كر تقسيم كرنا اور لوگوں كو كھانے كى دعوت دينا ہے، اس ليے اگر مسلمان اس عمل ميں شريك ہو كر ان كا كھانا كھائے اور ان كے دستر خوان پر بيٹھے تو بلا شك و شبہ وہ اس بدعت كو زندہ كرنے ميں معاون اور شريك ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:¼وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ«[سورۃ المائدۃ:٢]

"اور تم نيكى و بھلائی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو"

اسی ليے اہل علم كے فتاوى جات ميں اس روز اور بدعتيوں كے دوسرے تہواروں ميں تقسيم كيا جانے والا كھانا اور اشياء تناول كرنے كو حرام بيان كيا گيا.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ميلاد النبی كے موقع پر ذبح كردہ گوشت كھانےكا كيا حكم ہے ؟

تو شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اگر وہ ميلاد والے (يعنى جس كا ميلاد منايا جا رہا ہے) كے ليے ذبح كيا گيا ہے تو يہ شرك اكبر ہے، ليكن اگر اس نے كھانے كے ليے ذبح كيا ہے تو اس ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اسے كھانا نہيں چاہيے، اور نہ ہی مسلمان اس مجلس اور ميلاد ميں حاضر ہو، تا كہ وہ برائی كا عملی اور قولی طور پر انكار كر سكے؛ مگرانہيں نصيحت كرنے كيلئے حاضرہواوران كے ساتھ كھانے وغيرہ ميں شريک نہ ہو. " انتہى.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (٩ / ٧٤).

ہماری اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں کچھ فتاوی جات موجود ہیں، آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

سوال نمبر (٧٠٥١) اور (٩٤٨٥).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب